ایک تحقیقی مقالہ
سرحد کے مشاہیر علماء و مشائخ

وحید الرحمٰن شاہ بی۔ اے آنرز۔ ایم۔ اے
صدر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج پشاور

فخرِ کشمیر حاجی محمد امین مرحوم کی حیات پر ایک نظر

قسط ۲

آپ جب مع اپنے غازی لشکر کے مقام ہجیرہ پہنچ گئے تو وہاں آزاد فوج کے کرنل کمال خاں صاحب نے حاجی صاحب کو پونچھ محاذ کی تقسیم بتادی کہ یہ محاذ مندرجہ ذیل چار علاقوں پر منقسم ہے :-

(۱) سوتونی (۲) باغ (۳) منڈر (۴) حویلی

کمال خان نے حاجی صاحب کو بتایا کہ تحصیل منڈر میں دشمن کی دس ہزار فوج موجود ہے۔ اور دشمن کی فوج ۔کمک، دغیرہ، پونچھ ،اوڑی اور سری نگر کے مقامات کو اسی راستہ (منڈر) میں سے ہو کر جاتی ہے ۔یہاں کے مسلمان لوٹ مار سے تنگ آچکے ہیں۔ یہاں پر مسلمانوں کی ۸۰ فیصد آبادی ہے۔ ان کی مساجد اور گھر جلائے گئے ہیں۔ ان کو مارا پیٹا اور اغوا رکیا گیا ہے۔ قتل و غارت کا میدان گرم ہے ۔کمال صاحب نے مزید بتایا کہ اُس نے یہاں کے مسلمان لیڈروں اور امیروں کو کئی مرتبہ جہاد کے لیے کہا لیکن وہ جہاد کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ (حاجی صاحب) اگر مسلمانوں کی مدد کے لیے چلے جائیں تو اچھا ہو گا ۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ انہیں کوئی انکار نہیں ہے ۔ ان کا بھی یہی نصب العین اور مقصد ہے۔ وہ تو مسلمانوں کی مدد کے لیے بغرض جہاد آئے ہیں ۔ وہ تو اسلام کی خاطر ہر وقت خون بہانے کے لیے تیار ہیں ۔ اس وقت حاجی صاحب کے لشکر نے راولپنڈی کے سیالی کیمپ سے پتیا، پلندری، تراڑکھل، ہجیرہ ، دریائے پونچھ سے دو دن کی مسافت کے مطابق آگے پیش قدمی کی تھی ۔

تحصیل منڈر پر مجاہدین کا حملہ

حاجی صاحب نے اپنے چار سو ساٹھ غازیوں کے ساتھ کشتیوں کے ذریعے دریا کو عبور کر کے ایک شب و روز پیدل سفر کیا اور دوسری رات بارہ بجے (شب) اپنے لشکر سمیت منڈر پہنچ گئے ۔

راستے دکھانے کی خاطر آزاد کشمیر کا ایک سپاہی چلا گیا۔ لیکن وہ بھی کہیں راستہ میں رہ گیا۔
غازی لشکر کے پہنچنے سے قبل تحصیل منڈر میں متعین دس ہزار فوج بھاگ نکلی تھی۔ تحصیل منڈر بغیر کسی لڑائی کے مجاہدین کے ہاتھ آئی۔ دفاتر وغیرہ پر جماعت ناجیہ کا قبضہ ہوا۔ تمام مجاہدین انگشت بدندان رہ گئے کہ ان کے آنے سے پہلے کافر فوج دم دبا کر بھاگ نکلی۔ بعد میں وہاں کے مسلمانوں نے حاجی صاحب کے پاس حاضر ہو کر بتایا کہ اُن کے آنے سے پہلے یہ افواہ پھیل گئی کہ حاجی صاحب بارہ ہزار غازی لشکر کے ساتھ آرہے ہیں۔ لہٰذا بھاگنا چاہیئے کیونکہ حاجی صاحب اس وقت تک قرار سے نہیں بیٹھ سکتا جب تک منڈر کو فتح نہ کیا جائے تو کافروں نے ان افواہوں کو سُنکر تحصیل منڈر خالی کر دی تھی۔

آپ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ وہ سٹین گن، برین گن اور بندوقوں سے مسلح ہو کر پہرہ دیا کریں۔ اذان دے دیں تاکہ نماز عشاء باجماعت پڑھیں اور خداوند عالم کا شکریہ ادا کریں۔ دُوسرے دن صبح سویرے آپ نے حکم دیا کہ مجاہدین پہاڑوں پر چڑھ کر جگہ جگہ مناسب مقامات پر چوکیاں قائم کریں۔ چنانچہ حسب ارشاد چار چار میل کے فاصلے پر اردگرد چوکیاں مقرر کی گئیں۔ اس کے ایک ہفتہ کے بعد آزاد کشمیر فوج پہنچ گئی۔

آپ کی برکت سے ستر ہزار مہاجرین جو آبائی وطن چھوڑ کر ہجرت اختیار کر گئے تھے ایک ماہ کے اندر اندر پھر واپس آ گئے۔

حاجی صاحب نے یہاں ڈھائی ماہ گزارنے کے بعد واپس المجاہد آباد تشریف لائے۔ وہ عظیم الشان آباد، زرخیز فتح شدہ علاقہ منڈر کا دریا تک کافروں نے واپس لے لیا وہاں مقرر شدہ بے ہمت سپاہی واپس بھاگ نکلے۔

پونچھ محاذ پر جماعت ناجیہ کے شرعی فیصلے

جب تحصیل منڈر فتح ہوا تو یہاں کی حکومت یعنی تحصیل دفاتر وغیرہ کا نظام مکمل طور پر بگڑا ہوا تھا۔ بہت سے علاقہ آزاد کشمیر کی حکومت کی تحویل میں آ گئے۔ تمام سول اور فوجی حکام جماعت ناجیہ سے مطمئن تھے۔ اس لیے حکومت آزاد کشمیر نے حاجی صاحب سے درخواست کی کہ جماعت یہاں کے مقدمات وغیرہ شریعت کے اصولوں کے مطابق فیصل کریں۔ حاجی صاحب نے حکومت آزاد کشمیر کی یہ درخواست قبول کر لی اور ان کی امارت میں ثقات حضرات کا

مندرجہ ذیل عملہ مقرر ہوا[1]۔

(۱) مولانا سر بلند خان صاحب ساکن علوا بی نائب امیر المجاہدین۔

(۲) جناب عتیق الرحمٰن باچہ صاحب ساکن درہ۔

(۳) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند ساکن رستم سالار نشر و اشاعت و ریکارڈ۔

(۴) مولانا محمد اعظم صاحب مانیری پایاں صوابی اسلحہ تیار کریں گے۔

(۵) ناظم اعلیٰ مولانا عبد الحلیم صاحب عمر زئی کو بھیجیں گے۔ اور وہ تمام شعبہ جات کا ریکارڈ محفوظ رکھیں گے۔

(۶) سالارِ اعظم حبیب شاہ صاحب برائے گرفتاری مانہ سان۔

(۷) نائب سالار اعظم پیر سید بادشاہ صاحب اپنے مجاہدین کی معرفت کام کریں گے۔

(۸) شیخ اخون خان داروغہ جیل خانہ جات۔

مندرجہ بالا عملہ نے ۹ رجولائی ۱۹۴۹ء (۲۷ رمضان ۱۳۶۷ھ) کو باقاعدہ کام شروع کیا۔ ان حضرات کے فیصلوں سے کرنل کمال خان صاحب، سردار فتح محمد خان صاحب اور باشندگان پوری طور سے مطمئن رہے۔

حاجی صاحب سے کرنل کمال خان کی ملاقات

تحصیل منڈر کی فتح کے بعد کرنل صاحب مع اپنی فوج کے آپ کی ملاقات کے لیے آئے۔ آپ نے حاجی صاحب سے عرض کی کہ آپ نے (کمال خان) اپنی زندگی کا اکثر حصہ یورپ میں گزارا ہے جس کی وجہ سے وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند نہیں رہ سکا۔ لیکن یہاں سچے مسلمانوں کی روحانی طاقت سے نہایت متاثر ہوا ہوں جنہوں نے تحصیل منڈر جیسے سخت محاذ کو آسانی سے فتح کیا۔ لہٰذا وہ بھی آئندہ کے لیے صوم و صلوٰۃ کا پابند رہے گا۔ کرنل صاحب اسی وقت حاجی صاحب سے بیعت ہوئے اور داڑھی رکھ لی۔ کرنل صاحب کمال خان نے بتایا کہ اصحاب کرام کو جس طرح غیبی امداد ملتی تھی وہ آج اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

چونکہ ماہ رمضان تھا اور عید الفطر بھی قریب تھی اور دوسری طرف منڈر میں آزاد فوج بھی موجود تھی۔

---

[1] الصادقہ، ذی قعدہ ۱۳۶۸ھ ص ۱۹ تا ۲۰ ۔

اس لیے جماعت کے مجاہدین نے حاجی صاحب کو وطن جانے کی تجویز پیش کی۔ آپ نے غور و فکر کے بعد کرنل صاحب سے جانے کی اجازت طلب کی۔ لیکن جس وقت آپ اپنے غازی لشکر کے ساتھ واپس آ ہی رہے تھے تو کرنل کمال صاحب رو پڑے اور کہا کہ ان کے جانے سے اسے (کمال کو) اُمید نہیں کہ آزاد فوج تحصیل مندڑ کو اپنے قبضہ میں رکھ سکے گی اور ایسا ہوا کہ آپ کے چلے جانے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر کافروں نے دوبارہ تحصیل مندڑ پر قبضہ کر لیا۔

چوتھی بار جہاد کشمیر کا قصد

آپ نے چوتھی بار جہاد کشمیر کی غرض سے جماعت ناجیہ کے دو ہزار مجاہدین تیار کئے لیکن دریں اثناء پاک و ہند جنگ بندی معاہدہ ہوا لہٰذا وہ نہ جا سکے۔

فخرِ کشمیر کا خطاب

حاجی صاحب نے جو کچھ بھی کیا تھا وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لیے کیا تھا لیکن پھر بھی حکومت آزاد کشمیر جماعت ناجیہ کے شجاعانہ کارناموں کے لیے شکرگزار تھی۔ اس لیے حکومت نے آپ کو ۲۷ رمضان ۱۳۶۸ھ (۲۳ جولائی ۱۹۴۹ء) کو راولپنڈی طلب کیا اور آپ کو فخرِ کشمیر کے خطاب کی سند عطا کی۔ علاوہ ازیں ۲۲ سالارانِ جماعت کو بھی سندات بہادری عطا کی گئیں۔[1]

آپ کا نفاذِ شریعت کے لیے جد و جہد کرنا

پاکستان کے سابق گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین صاحب کے دورِ حکومت میں حاجی صاحب نے ۱۹۴۹ء میں نفاذِ شریعت کے لیے سارے صوبے میں جلسے منعقد کئے اور سولہ لاکھ مسلمانوں سے چھپے ہوئے فارموں پر دستخط حاصل کئے۔ یکم مارچ ۱۹۴۹ء (یکم جمادی الاول ۱۳۰۰ھ) کو آپ اپنے نائب امیر جماعت مولانا سربلند خاں صاحب کے ساتھ کراچی پہنچ گئے اور مذکورہ مجوزہ فارموں کو جناب مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم کے ذریعے سے جناب لیاقت علی خان مرحوم وزیراعظم پاکستان تک پہنچا دیا۔ حاجی صاحب نے ان کو بتایا کہ یہی لوگ نفاذِ شریعت کے طالب ہیں۔ لیاقت علی خان نے حاجی صاحب سے عرض کیا کہ پاکستان بھی اسی

---

[1] الصادقہ ۲۷ اگست ۱۹۵۰ء ص ۹ ، ۱۰ ، اشتہار موسوم "بڑا اہم مطالبہ"۔

غرض سے معرضِ وجود میں آیا ہے اور کیوں نہ شریعت کا اجراء ہوگا ضرور ہوگا اور یہی ان کا فرض ہے۔
اور دوسری رات آپ کو کھانے کی دعوت پر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے
مبارک باد دی کہ عنقریب قرارداد مقاصد کا اعلان ہو جائے گا۔ چنانچہ ۷ر مارچ ۱۹۴۹ء (۷ر جمادی الاول ۱۳۶۸ھ)
کو قرارداد مقاصد کا اعلان ہوا۔

آپ کی یہ جد و جہد جاری رہی۔ آپ نے جنوری ۱۹۵۱ء میں مشاہیر علمائے اسلام پاکستان منعقدہ کراچی کے اجلاس میں بھی شمولیت اختیار کی جس میں مختلف مکاتیبِ فکر کے علماء نے حصہ لیا۔ واپس آکر "اہم مطالبہ" کے عنوان سے اشتہارات چھپوائے جس میں حکومتِ وقت سے نفاذِ شریعت کے اعلان کا بار بار مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں منظور کردہ ۲۲ نکاتی فارمولے پر زور دیتے ہوئے آپ نے مزید یہ لکھا کہ[۱] :-

"ایک بار پھر ذمہ دارانِ حکومت سے پُر زور طور پر انتہائی بے صبری و بے قراری کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ۱۹۵۲ء کے ختم ہونے تک جلد از جلد لازمی اور ضروری طور پر شریعت کے مکمل نفاذ کا اعلان کر کے پاکستان کے مسلمانوں کو مطمئن کریں اور علامہ سید سلمان ندوی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں کل پاکستان کے مشاہیر علماء کرام نے جو ۲۲ بنیادی اصول مملکتِ اسلامی کے لیے اپنے اجلاسہا منعقدہ کراچی مورخہ ۱۲ر تا ۱۵ر ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۱ر تا ۲۴ر جنوری ۱۹۵۱ء میں فیصلے کئے ہیں جاری کر دیئے جائیں۔ جس کے چند فقرات مندرجہ ذیل ہیں :-

"(۱) کہ اصل حاکم تشریعی اور تکوینی حیثیت سے اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں۔
(۲) ملک کا قانون کتاب و سنت کی روشنی میں ہوگا۔
(۳) دستورِ مملکت کی کوئی ایسی تعبیر بھی معتبر نہ ہوگی جو قرآن و حدیث وغیرہ کے خلاف ہو وغیرہ وغیرہ۔"

آپ کی یہ کوشش تادمِ حیات رہی۔ لیکن افسوس کہ آپ کا یہ مطالبہ تا وقتے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔

---

[۱] اشتہار "اہم مطالبہ" شائع کردہ جماعت ناجیہ المجاہد آباد (سندھ پاکستان)

آپ کا "فقیر اے پی" کی بغاوت کے موقعہ پر وزیرستان جانا

۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء (۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۶۸ھ) کو جب فقیر اے پی نے پاکستانی فوج کے خلاف بغاوت کر کے وزیرستان کے "بوٹے" نامی علاقے کو جلایا۔ نزولہ اور میران شاہ پر حملہ کیا۔ تو اس موقعہ پر حاجی صاحب نے صوبہ سرحد کے جید علماء و صلحاء کا ایک وفد ترتیب دیا۔ یہ وفد ایک بس میں سما سکا۔ اس وقت وزیرستان کے پولٹیکل ایجنٹ عطاء اللہ خان تھے جب حاجی صاحب وفد کے ساتھ پہنچے تو یہاں کے لوگوں نے وفد پر گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ بفضل خدا تعالےٰ سارے علماء بال بال بچ گئے۔ پھر حاجی صاحب نے ارشاد و تبلیغ کے ذریعے یہاں کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا۔

آخر میں "فقیر اے پی" کے عقیدت مندوں کے ساتھ مل گئے۔ فقیر صاحب کے پیروکار آپ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اکثروں نے حضرت حاجی صاحب سے بیعت کی۔ آپ نے ان پر واضح کیا کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف ان کے یہ اقدامات اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔

پولٹیکل ایجنٹ نے آپ کی اس کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت پاکستان کروڑوں روپیہ بھی خرچ کرتی تو ایسا پائدار معاہدہ تب بھی نہ ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ آپ کی تبلیغ اور جدوجہد کے ساتھ سرانجام پایا۔[۱]

مجلس تحفظ ختم نبوّت" کانفرنس میں شرکت

۲۲ فروری ۱۹۵۳ء (۸ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ) کو لاہور میں آپ کی زیر صدارت تحفظ ختم نبوّت کانفرنس منعقد ہوئی۔ آپ پروگرام کے مطابق مقررہ تاریخ کو پہنچ گئے اور کانفرنس میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ واپس پشاور کے لیے روانہ ہوتے تو ۲۶ فروری ۱۹۵۳ء (۱۰ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ) کو گجرات کے ریلوے سٹیشن پر گرفتار کر لیے گئے۔ تحریک ختم نبوّت کے سلسلہ میں آپ نے نو ماہ گجرات اور پنڈی کی جیلوں میں گزارے

---

[۱] اشتہار۔ "جماعت ناجیہ صالحہ پر حکومت سرحد کا نزلہ" شائع کردہ: ناظم اعلےٰ جماعت ناجیہ صالحہ سرحد۔

ربانی کے بعد آپ المجاہد آباد (عمرزئی) تشریف لے آئے اور البتہ زندگی تبلیغ وارشاد کے جلسوں میں گزاری۔

آخری بار حج بیت اللہ تشریف لے جانا

۲۹ رشوال ۱۳۷۵ھ (۹ رجون ۱۹۵۶ء) کو آپ اپنے ماذون فضل اکبر صاحب مرحوم کی معیت میں چھٹی بار اور آخری مرتبہ حج بیت اللہ کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ عمرزئی سے کراچی تک عقیدتمندوں اور احباب نے بڑے اعزاز کے ساتھ رخصت کیا۔ کراچی میں سفینۂ عرب میں بالاتفاق امیرِ جہاز مقرر ہوئے۔ راستے میں معلم حج سید مکی مرزوقی کی طرف سے ٹیلیگرام ملا کہ وہ مکہ معظمہ میں اُن کے ہاں مہمان ہوں گے۔ جدہ پہنچ کر وعدے کے مطابق مرزوقی صاحب نے آپ کو اور جماعت ناجیہ کے مفتی اعظم مولانا شہزاد صاحب قدس سرہ العزیز مع دوسرے احباب مکہ معظمہ پہنچا دیا۔ جہاں انہوں نے کھانے سے قبل عمرہ ادا کئے۔

حج بیت اللہ ادا کرنے کے بعد آپ ماہ صفر میں مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ راستہ میں میدان بدر کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ آپ مدینہ منورہ میں اکثر طریقہ مسنونہ کے مطابق مسجد قبا، قبلتین، مساجد خمسہ، اُحد اور جنت البقیع وغیرہ مقدس مقامات پر جایا کرتے تھے۔ زیادہ وقت ریاض الجنۃ میں گزارا۔ ربیع الاول میں حجاج صاحبان واپس آرہے تھے لیکن حاجی صاحب نے ایک سال گزارنے کا قصد کیا۔ ایک رات آپ کے پاس مسجد نبوی کے ایک خادم حاضر ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ آپؐ نے ان کو بتایا کہ حاجی صاحب کا یہاں رہنے کا ارادہ ہے لہٰذا وہ اُن کے مہمان ہوں گے۔ کسی کو حاجی صاحب کے نکالنے کی اجازت نہیں ہے۔ مدینہ منورہ میں آپ سارا سال لنگر دیتے رہے جس کی خدمت ظہیر اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ بعد فراغت عبادات کے معمول کے مطابق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پنجرہ مبارک کے پاس اسطوانہ سریر اور اسطوانہ حرس کے مابین مشہور کتاب "روضۃ الحبیب" تصنیف کی۔

انہی ایام میں نہر سویز کی جنگ شروع ہوئی تو لوگوں نے یہ افواہ اڑا دی کہ آپ نہر سویز کی جنگ میں شہید ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے ملک میں سخت ماتم اور پریشانی پھیل گئی۔ لیکن اللہ تعالے کے فضل وکرم سے آپ صحیح وسلامت رہے۔ ایام حج میں آپ مکہ معظمہ تشریف لے آئے اور حج وعمرہ کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے جہاں سے آپ کو فراق کی ایک ایسی بیماری

لگ گئی جو آپ کی وفات کا سبب بنی ۔

مدینہ منورہ سے پاکستان کو آمد

آپ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۷ء (۸ صفر ۱۳۷۷ھ) کو کراچی پہنچے جہاں سے بذریعہ ریل پشاور کے لیے روانہ ہوئے راستے میں ہر سٹیشن پر آپ کا فقید المثال استقبال کیا گیا ۔ پشاور پہنچتے ہی آپ کو ایک استقبالی جلوس کی شکل میں مسجد مہابت خان لایا گیا ۔ آپ نے یہاں ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب فرمایا ۔ جس میں مندرجہ ذیل تین باتوں کو خصوصی طور سے ذکر کیا گیا ۔

(۱) خدا اور اُس کے رسول ؐ کی تابعداری کریں اور گناہ کبائر سے صدق دل سے توبہ کریں ۔

(۲) علماء کرام کی قدر و عزت کریں اور اُن کے فرمان پر عمل کریں ۔

(۳) پاکستان لا الٰہ الا اللہ کے نام پر بنایا گیا ہے لیکن اب قانون سازی میں پرویز کو شامل کیا گیا ہے اس کو قانون ساز ادارے سے نکالنے کے مالی اور جانی قربانی کے لیے تیار ہو جائیں ۔

اس کے بعد المجاہد آباد پہنچے ۔ چند دن بعد آپ نے لوگوں میں یہ بیداری پیدا کر دی کہ مسلمان مُلک پاکستان کے قانونی کمیشن میں منکرین حدیث کیوں حصّہ لے رہے ہیں ۔

صدرِ پاکستان سکندر مرزا سے اتمانزی میں مُلاقات

پاکستان کے صدر مرزا سکندر ۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء (۹ ربیع الاوّل ۱۳۷۷ھ) کو چارسدہ کے مشہور گاؤں ، اتمانزی میں حاجی شاہ نواز کے ہاں تشریف لائے ۔ حاجی صاحب نے اس موقع کو غنیمت جان کر چند علماء کرام کا وفد بنایا اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے خان صاحب کے بنگلے پر حاضر ہوئے ۔

حاجی محمد امین صاحب مرحوم صدر مملکت کے قریب کرسی پر بیٹھ گئے اور اسی طرح دوسرے علمائے کرام بھی نزدیک تشریف فرما تھے ۔ حاجی صاحب نے شریعت محمدی کے اجراء اور پرویز کے ہٹانے کا عریضہ پیش کیا ۔ صدر پاکستان نے جب عریضہ پڑھا تو جواباً کہا کہ وہ تو پرویز کو نہیں ہٹانا چاہتا ۔ آپ نے فوراً جواب دیا کہ

" مَیں تو آپ کو نہیں مانتا ہوں بلکہ حکومت کے ہر ناجائز اور خلافِ شرع امور کے لیے ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں "

اسی گرما گرمی اور تلخی میں حاجی صاحب نے صدر کو گریبان سے بھی پکڑا ۔ وفد کے دوسرے علماء کرام نے بھی یہی مطالبات دہرائے کہ انہوں نے اپنی طرف سے اس تک حق پہنچایا ہے ۔

اس حق گوئی کے جہاد کے بعد آپ مع وفد کے واپس آئے ۔ صدر مرزا نے اپنے حکام کو حاجی صاحب کی گرفتاری کا حکم دیدیا لیکن حکام نے صدر صاحب کو سمجھایا کہ اس شخصیت کو گرفتار کرنا بہت مشکل ہے ۔ یہ وہی عظیم مجاہد ہیں جنہوں نے کشمیر کو فتح کیا تھا ۔

غلام احمد پرویز کی پشاور آمد

۲۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء (۷ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ) کو پرویز نے پشاور آنے کا پروگرام بنایا ۔ آپ نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور "اعلان حق" کے عنوان سے ایک چیلنج تیار کیا[۱] ۔ پرویز جب وقت مقررہ پر پشاور پہنچے تو آپ نے اپنے دست مبارک سے پرویز کو یہی چیلنج دیدیا اور اخبارات میں بھی شائع کیا ۔ مگر پرویز بھاگ گیا اور صرف اتنا کہا کہ میں حنفی مذہب خاندان میں پیدا ہوا ہوں ۔

آپ کی بیماری اور وفات

حاجی صاحب مدینہ منورہ سے فراق کی بیماری میں مبتلا ہو کر آئے تھے ۔ واپسی پر خود فرمایا تھا کہ "پھر ان کی حجاز آنے کی کوئی امید نہیں ہے[۲] ۔"

؎ رشتیا دروغ بدخد معلوم شی صادقین پہ تدروغ زوندی محجوب نہ شینہ

یعنی حبیب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار و مبتلا صادقین کبھی دیار حبیب سے صحیح وسالم نہیں جاتے یہ حقائق اچھی طرح معلوم ہو جائیں گے ۔

واقعی آپ بیمار ہو کر ۵ ر نومبر ۱۹۵۷ء کو پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل کئے گئے جہاں دو ماہ تک زیر علاج رہے افاقہ ہونے پر آپ کو واپس گھر مجاہد آباد لایا گیا ۔ اور گھر پہ علاج ہوتا رہا ۔ آپ بیماری کے دوران آنے والوں کو تسلی دیا کرتے تھے اور ان کو مشن جاری رکھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے ۔

آٹھ مہینے کی مسلسل بیماری کے بعد آپ بروز ہفتہ بوقت چار بجے صبح بتاریخ ۳۱ ر مئی ۱۹۵۸ء بمطابق ۱۲ ر ذی القعدہ ۱۳۷۷ھ کو وفات پا گئے ۔

اسی دن چار بجے سہ پہر آپ کے سجادہ نشین حضرت مولانا میر افضل صاحب مرحوم نے نماز جنازہ پڑھائی

---

۱ اشتہار "اعلانِ حق" ، شائع کردہ امیر جماعت ناجیہ صالحہ (فخر کشمیر) حاجی محمد امین (مرحوم) و ناظم اعلیٰ مولانا عبد العلیم المجاہد آباد پشاور

۲ روضۃ الحبیب صلے اللہ علیہ وسلم ۔ ص ۹۸ ۔

اور وصیّت کے مطابق مجاہد آباد کی بڑی مسجد کے پہنیر ارگاہ میں دفن کئے گئے۔

ے خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

آپ کی وصیّت

وفات سے قبل آپ نے وصیت کی کہ مزار کے پاس شمال کی طرف دو کمرے تعمیر کروائے جائیں۔ ایک کمرے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موئے مبارک جو ابھی تک آپ کے گھر میں ڈا ہُوا ہے رکھ دیا جائے اور دوسرے کمرے میں آپ کا کتب خانہ منتقل کیا جائے تاکہ علماء و طلباء حضرات ان کتب کو پڑھیں اور آپ کو دُعائیں بھی دیتے رہیں۔

تا وقتے مُوئے مبارک کا کمرہ مکمل ہو چکا ہے لیکن موئے مبارک کو منتقل نہیں کیا گیا ہے اور کتبخانہ کا کمرہ زیر تعمیر ہے اور فی الحال پرانی جگہ یعنی مسجد کے اندر ہے۔

اولاد

آپ کی اولاد میں پانچ فرزند ارجمند تھے جن میں سوائے مولانا روح الامین[1] صاحب کے جو آپ کی وفات کے وقت افغانستان میں مقیم تھے۔ سارے چھوٹے تھے۔ باقی چار صاحب زادے فیضان اللہ عرفان اللہ، الحمد للہ، حسینا اللہ بقید حیات ہیں جن میں سے اول الذکر تینوں صاحب زادے درس نظامی کے فارغ التحصیل ہیں۔ دو بیٹے " المدح اللہ " اور سبحان اللہ پہلے ہی وفات پاچکے تھے[2]

آپ چاروں سلاسل طریقت کے خلیفہ و مجاز تھے

حاجی صاحب طریقہ قادریہ اور نقشبندیہ میں مجاہد اعظم حضرت باباجی صاحب ترنگزئی کے خلیفہ ماذون تھے اور سلسلہ سہروردیہ اور چشتیہ میں حضرت پائندہ محمد صاحب مرحوم المعروف بہ استاد صاحب ہڈہ شریف کے خلیفہ تھے۔ آپ کو حضرت باباجی صاحب کے مرشد (استاد صاحب، نے بھی) تبرکاً نقشبندیہ میں اجازت فرمائی تھی اور مدینہ منورہ جاکر حضرت عبد الغفور صاحب مرحوم چغرزوی سواتی نے حضور پاک ؐ کے خوابی اشارے سے سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت عنایت فرمائی[3]۔

---

[1] روضۃ الحبیب ص ۱۶۴۔ [2] بہادر [illegible] ص ۱۱ [3] بحوالہ سابق ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ شیخ خلیل الرحمن ترنگزئی۔

آپ کے اندرونِ مُلک اور بیرونِ مُلک لاکھوں کی تعداد میں شاگرد و مُرید ہیں جو آپ کی وفات کے بعد دینِ حق کی تبلیغ میں معروفِ عمل ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے سینکڑوں خلفائے طریقت کو بھی یہ امانت سپُرد کی جن میں سے چند کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

چند نامور خلفاء :

۱۔ حضرت مولانا میرا گل صاحب مرحوم سجادہ نشین المجاہد آباد عمرزئی۔
۲۔ حضرت مولانا شہزادہ صاحب مفتیٔ اعظم جماعت ناجیہ صالحہ۔ حال شیخ الحدیث دار العلوم ترنگزئی چارسدہ۔
۳۔ حضرت مولانا عبد الحلیم شاہ صاحب مرحوم عمرزئی۔
۴۔ مولانا فردوس احمد خان نور ڈھیری۔
۵۔ حاجی آدم خیل کئی افغانستان
۶۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شیرپاؤ چارسدہ۔
۷۔ فضل اکبر مرحوم غز گی ترنگزئی
۸۔ مرزا صاحب دریڈم افغانستان۔
۹۔ جناب محمد کریم نعمت خواں شبقدر، چارسدہ۔
۱۰۔ فردوس خان اتمانزئی حال دیر۔
۱۱۔ صاحب حق آف شیرگڑھ مالاکنڈ ایجنسی
۱۲۔ صاحب زادہ عبد الحکیم صاحب کرلوغہ کوہاٹ۔
۱۳۔ مولانا عبد الغفور صاحب سعودی عرب
۱۴۔ جناب صحبت خان صاحب گرنئی[1]
۱۵۔ جناب غلام سرور خان بنوں
۱۶۔ سالار حبیب شاہ صاحب منیری صوابی۔

بحیثیت مواعظ کے آپ کے کارنامے

اس عاشقِ رسول اور مداحِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری قیمتی زندگی امر بالمعروف نہی عن المنکر اور وعظ و نصیحت کے لیے وقف کی تھی۔ آپ جہاں بھی ہوتے اصلاح کی کوشش کرتے۔ گناہ کبائر مثلاً ڈاڑھی منڈوانے اور رقص و سرود وغیرہ سے بچنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں اپنے مرشد بابا جی مرحوم کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے مندرجہ ذیل تین باتوں کا خاص خیال رکھا۔ ضلع مردان کے اکثر مضافات میں آپ کو بڑی عقیدت و محبت کی نگاہ سے یاد کرتے ہیں جہاں آپ نے اس قسم کے امور کو

---

[1] خلفاء کی مندرجہ فہرست بحوالہ حاجی خائستہ محمد صاحب گڈی ساز چارسدہ اور شیخ خلیل الرحمن سابق ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ کے پیش کیا۔

بخوبی پایۂ تکمیل کو پہنچادیا ہے ۔

۱ ۔ شادی بیاہ کے موقع پر دلہن کی رخصتی طریقۂ محمدیؐ کے طرز پہ کرنا اور

۲ ۔ بچوں کا ختنہ اسلامی طریقے سے کرنا جس کی بدولت اکثر لوگ غلط رسوم سے بچ گئے

۳ ۔ مسلمانوں کے قتل وقتال، جھگڑے وغیرہ کا صلح جانبین کے باہمی رضامندی سے کرنا۔

آپ کی تصانیف

حاجی صاحب مرحوم نہ صرف صاحب سیف مجاہد تھے بلکہ آپ صاحب قلم مبلغ بھی تھے۔ ابتدا سے ہی ان کو شاعری ودلیعت ہوئی تھی ۔ آپ نے خلق خدا کی اصلاح کے لیے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں اکثر چھپ چکی ہیں ۔ اور چند ایک مخطوطات کی شکل میں موجود ہیں ۔

آپ کی تصانیف میں زیادہ تر منظوم ومنثور مضامین عشق رسولؐ ، نفاذ شریعت اور منہیات سے اجتناب سے متعلق پشتو ، فارسی اور عربی زبانوں میں پائی جاتی ہیں ۔ موضوع کلام میں زیادہ تکرار پائی جاتی ہے ۔ لیکن دوسرے شعراء کے مقابلہ میں آپ کے اشعار حقیقت پہ مبنی ہونے کے علاوہ آپ کے ذاتی اخلاص اور حقیقی محبت کی بدولت دل پہ بہت زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں ۔ جی چاہتا ہے کہ قرآن حکیم کی تلاوت کی طرح آپ کے اشعار کو بار بار سنا جائے یا سنایا جائے ۔

تصانیف کے علاوہ آپ نے اصلاح خلق کے لیے ایک ماہنامہ "العادتہ" بھی جاری کیا تھا اس میں جماعت ناجیہ کی سرگرمیوں کے علاوہ نفاذ شریعت ، جہاد اور دعوت سے متعلق مضامین بھی شائع کئے جاتے تھے ۔ سید سلمان ندوی رحمہ اللہ علیہ ، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا علامہ شمس الحق صاحب افغانی جیسے علمائے کرام اور محققین کے مضامین کے لیے خاص صفحات مختص کئے جاتے تھے لیکن بدقسمتی سے آپ کی وفات کے بعد یہ رسالہ مزید نہ چل سکا ۔ یہاں تک کہ آپ کی بیماری کے دوران کے چند رسائل مخطوطات کی شکل میں بھی چھپنے سے رہ گئے ہیں ۔

آپ کی تصانیف میں جو کتابیں ابھی تک مل چکی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں :-

۱ ۔ دیوان مداح	، ص ۲۸۸	۲ ۔ گلزار مدینہ منورہ ، ۲ حصے	، ص ۱۸۳ ۔
۳ ۔ بہار مدینہ منورہ	، ص ۴۳	۴ ۔ انوار مدینہ منورہ	، ص ۶۴
الحمد للہ	، ص ۱۲۰	۶ ۔ سبحان اللہ	، ص ۱۰۴

۷ ۔ اسرارِ مدینہ منوّرہ : ص ۱۵۲ ۸ ۔ سبحان ربی الاعلیٰ : ص ۱۴۸

۹ ۔ تحفۃ الحبیبہ فی فضیلۃ الصلوٰۃ علی اشرف البریہ صلی اللہ علیہ وسلم : ص ۸۰

۱۰ ۔ تحفۃ الحجاج : ص ۱۲۸ ۱۱ ۔ منازلِ قبلی : ص ۸۰

۱۲ ۔ ھذا من فضل ربی : ص ۴۲ ۱۳ ۔ تحفۃ الحرمین الشریفین : ص ۱۶

۱۴ ۔ روضۃ الحبیب : ص ۳۵۲ ۱۵۔

۱۵ ۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین (قلمی) :ص ۱۰۵ ۔

۱۶ ۔ من رب الرحیم (قلمی) : ص ۶۷ ۱۷ ۔ دیوان محمد امین (مرحوم)

۱۸ ۔ گلدستہ مدینہ منورہ : ۴ حصے ۱۹ ۔ گلدستہ مصطفوی غیر مطبوعہ (قلمی)

۲۰ ۔ روحی خدا ۔ غیر مطبوعہ (قلمی) ۲۱ ۔ روحی نثار (غیر مطبوعہ) قلمی ۔

۲۲ ۔ الحق نایاب ہے ۔ ۲۳ ۔ فضل ربی غیر مطبوعہ (قلمی)

۲۴ ۔ تحفۃ الحرمین الشریفین مع عبرۃ الحجاج : ص ۱۶

۲۵ ۔ سلسلہ طریقہ قادریہ (مطبوعہ) : ص ۔ ۱۶

۲۶ ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ (قلمی) ۔ ۲۷ ۔ حالات محبوب کریم پشتو نامکمل (قلمی)

۲۸ ۔ دستور جماعت ناجیہ المجاھد آباد : ص ۶۴ ۔

۲۹ ۔ عبرۃ الحجاج : ص ۱۶۰ ۔

ماخذ مقالہ

مقالے کے ماخذ حاجی صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ بالا تصانیف ہیں جن میں بہار مدینہ اور مختلف رسائل "ماہنامہ الصادقہ" سے زیادہ استفادہ کیا گیا ہے ۔

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

پاکستان کے مرکزی شہر راولپنڈی میں اسلامی علوم کی نشر واشاعت کا قدیم مرکز درس نظامی کے شعبہ حفظ وتجوید ـــــ طلبہ کے قیام وطعام اور دیگر خدمات کی کفالت کا داخلہ شروع ہے ۔

قاری محمد امین دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی شہر